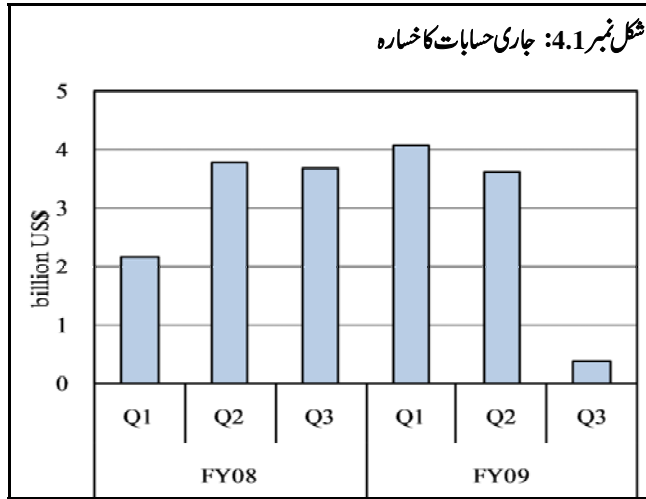


4.1 زری پالیسی

مجموعی ملکی طلب میں نومبر 2008ء سے واضح کمی آرہی ہے۔ یہ بات درج ذیل سے نمایاں ہوئی: (1) ملکی درآمدات میں کمی، جس نے طویل عرصہ برقرار رہ کر جاری حسابات کا خسارہ خاصاً کم کرنے میں مدد دی، (2) نجی شعبے کے قرضے کی نمو میں کمی، اور (3) مالیاتی نظم و ضبط بہتر ہونے سے طلب پیدا کرنے والے عوامل میں اعتدال آیا، اور مالیاتی خسارے کی اضافی تسلیک کو محدود کیا گیا۔ ابتدا میں، بہتری کی رفتار واضح نہ تھی اور بیرونی کھاتے کو لاحق خطرات کے ساتھ ساتھ قوزی گرائی میں نسبتاً استحکام بھی پایا جاتا تھا۔ ان خطرات کے سبب زری پالیسی میں فوری نرمی ناممکن تھی، چنانچہ جنوری 2009ء کے زری پالیسی بیان میں پالیسی ریٹ برقرار رکھا گیا۔

اس سے قطع نظر اکتوبر 2008ء میں سیالیت کے بحران کے بعد کیے گئے اقدامات سے، اور خصوصاً اسٹیٹ بینک کی طرف سے شرح سود پر عدم عمل درآمد کے بعد کابینہ میں کمی ہوئی جس نے دباؤ کی شکار ملکی معیشت پر پالیسی موقف کے اثرات کو بخوبی زائل کر دیا۔ اس کے علاوہ صنعت، بالخصوص عالمی کساد بازاری کی وجہ سے زبردباؤ آنے والی برآمدی نوعیت کی صنعتوں کو سہارا دینے کے لیے رعایتی ماکاری اسکیمیں پیش کی گئیں اور ان کی عرصیتوں کی میعاد بڑھا دی گئی۔

اپریل 2009ء تک رجحانات میں بہتری کی رفتار خاصی تیز ہو چکی تھی چنانچہ مرکزی بینک نے زری پالیسی نرم کرتے ہوئے پالیسی ریٹ 21 اپریل 2009ء سے 100 بی پی ایس کمی کے ساتھ 14 فیصد کر دیا۔ بیرونی کھاتے اور مستحکم طور پر بلند قوزی گرائی، دونوں سے ابھرنے والے

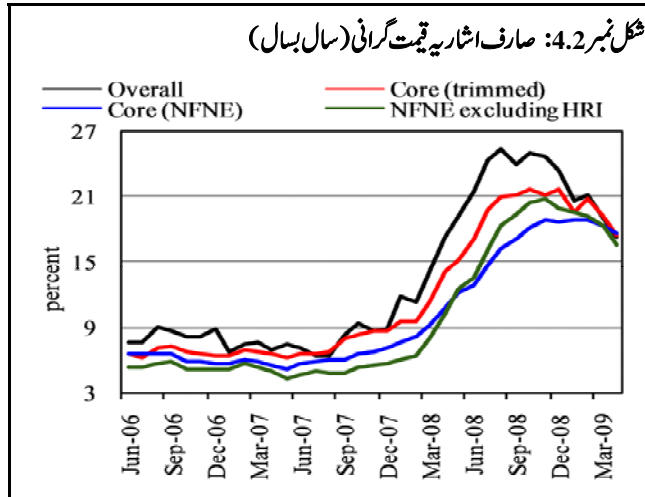


خطرات میں معقول کمی آچکی ہے۔ جاری حسابات کا خسارہ بہت تیزی سے کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.1) اور صارفی گرائی میں بھی کمی آئی ہے۔

گرائی پچھلے چھ ماہ خاصی مستحکم رہی تاہم اب اس میں تبدیلی آنے لگی ہے جیسا کہ صارفی گرائی کے علاوہ قوزی گرائی کے دونوں پیمانوں کے سال بسال اعداد و شمار میں کمی سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔² اسٹیٹ

¹ اس سیکشن میں اپریل 09ء کے آخری ہفتے تک کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا گیا ہے۔

² عمومی صارف اشاریہ قیمت گرائی (سال بسال) اگست 08ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی جو کہ گرا کر اپریل 09ء میں 17.2 فیصد رہ گئی۔ اسی طرح قوزی گرائی (20 فیصد ہونے سے) تاہم پچھلے (اکتوبر 08ء میں 21.7 فیصد تھی جو کہ گرا کر اپریل 09ء میں 17.6 فیصد رہ گئی۔



بینک کی پیش گوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے مہینوں کے دوران گرانی میں کمی کا رجحان زور پکڑ جائے گا، اور صارف گرانی میں تیز رفتار کمی کے بعد قوی گرانی بھی تیزی سے کم ہو جائے گی۔ قوی گرانی میں متوقع تخفیف کا اہم اشارہ یہ ہے کہ غیر غذائی غیر توانائی قوی پیمانے (بلا اشاریہ کرایہ مکان) میں حالیہ مہینوں میں تیزی سے کمی آئی ہے۔

اسی طرح بیرونی حسابات کے دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کا توازن

ادائیگی مستحکم ہو رہا ہے۔ مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں صرف 396 ملین ڈالر اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 3.7 ارب ڈالر رہا تھا (دیکھئے شکل 4.1)۔ جاری حسابات میں فروری 2009ء میں 128 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ ایک طرف بیرونی جاری حسابات میں یہ بہتری آئی اور دوسری طرف بین الاقوامی مالی اداروں سے زرمبادلہ آیا، جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں اضافہ ہوا جو اختتام اکتوبر 08ء کی 35 ارب ڈالر کی ٹخلی سطح سے بڑھ کر اختتام اپریل 2009ء پر 78 ارب ڈالر ہو گئے۔ بیرونی شعبے کو لاحق خطرہ کم ہونے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے بیرونی جاری حسابات کے خسارے کے متوقع اعداد و شمار نظر ثانی کے بعد کم کر دیے۔³

دوریں اثنا، طلب کے اضافی دباؤ میں نمایاں کمی کا سلسلہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہا۔ بالخصوص درآمدات کے زرخوں اور حجم دونوں میں کمی کی وجہ سے درآمدات کی سال بسال نمو تیسری سہ ماہی میں مزید گھٹ کر 36.4 فیصد رہ گئی۔⁴ اس کے علاوہ نجی شعبے کی قرضے کی مسلسل کم ہوتی رہی، اس شعبے نے رواں مالی سال جنوری تا مارچ عرصے میں 127.1 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی جبکہ پہلی ششماہی میں 203.1 ارب روپے کی خالص قرض گیری ہوئی تھی⁵۔ قرضے کی نمو میں کمی سے دونوں ہی باتیں ظاہر ہوتی ہیں، ایک طلب میں کمی، دوسرے قرضے واپس نہ ملنے کے بعد بینکوں کا نجی شعبے کو قرض دینے میں تذبذب۔

حکومت کا مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار اختتام مارچ 09ء تک مزید کم ہو چکا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے تحت عائد پابندی کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے مارچ 09ء میں اسٹیٹ بینک کو 218.1 ارب روپے ادا کر دیے⁶ جس سے اپریل تا جولائی مالی سال 09ء عرصے میں اسٹیٹ

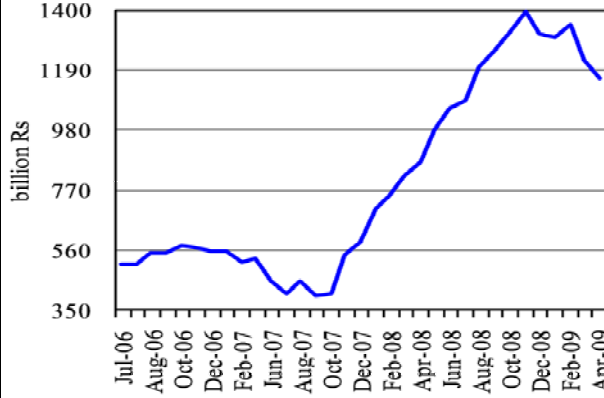
³ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے جاری حسابات کا اپنا تخمینی خسارہ بلحاظ فیصدی ڈی پی کم کر لیا ہے جو پہلے 5.8 سے 6.2 فیصد تھا اور اب 5.2 سے 5.6 فیصد ہے۔

⁴ تفصیلات کے لیے دیکھئے ”تجارتی کھانا“۔

⁵ رواں مالی سال جولائی تا 125 اپریل نجی شعبے کے قرضے میں مجموعی طور پر صرف 148.6 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 371.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔

⁶ ایم آر ٹی پیر کا حجم اپریل 09ء کے اختتام پر گھٹ کر 1158.2 ارب روپے رہ گیا جبکہ 3 دسمبر 08ء کو یہ 1429.5 ارب روپے کی بلند سطح پر تھا (دیکھئے شکل 4.3)۔

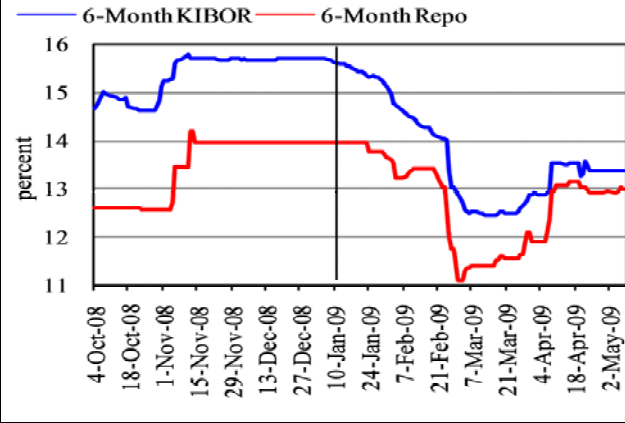
شکل نمبر 4.3: اسٹیٹ بینک کے ایم آر ٹی پیر کا حجم



بینک سے حکومت کی مجموعی میزانی قرض گیری کم ہو کر 81.5 ارب روپے رہ گئی جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 404.8 ارب روپے کی بلند سطح پر تھی۔

حکومت اور نجی شعبے کی ملکی قرضے کی ضروریات کم ہونے، اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ کسی حد تک تھکنے کے نتیجے میں سیالیت کی ملکی صورتحال مقابلتاً بہتر رہی⁷۔ روپے کی سیالیت پر طلب کے دباؤ میں کمی کے اثرات اس امر سے ظاہر ہیں کہ جنوری 09ء سے منڈی کی شرح سود کم ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 4.4)۔

شکل نمبر 4.4: منڈی کی اہم شرح سود



عام طور پر رائے پائی جاتی ہے کہ اقتصادی اشاریوں میں معقول بہتری، اور بالخصوص نمو کے اظہاریوں میں خاصی کی ظاہر ہونے اور گرانی میں تیزی سے متوقع کمی کے پیش نظر پالیسی ریٹ میں خاصی کمی کی جانی چاہیے تھی۔ درحقیقت، منڈی نے معیشت میں گرانی کے کمزور دباؤ کو دیکھتے ہوئے پالیسی ریٹ میں ممکنہ کمی کا اپریل 09ء سے پہلے ہی

اندازہ لگا لیا تھا، جیسا کہ جنوری 09ء سے منڈی کی شرحوں میں کمی کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے۔

پالیسی ریٹ میں بڑی کمی اسی وقت ممکن ہے جب موجودہ اقتصادی صورتحال سے وابستہ خطرات نہ پائے جاتے ہوں۔ وہ خطرات یہ ہیں: مالیاتی وصولیوں میں متوقع کمی، غیر یقینی بین الاقوامی ماحول جس نے جاری حسابات کے مقابلتاً کم خسارے کی مالکاری کی پاکستان کی صلاحیت کو مزید متاثر کیا ہے، اور گرانی میں تیزی سے کمی کی توقع کے برعکس حقیقت میں ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

⁷ امانتوں میں نمونہ مسلسل کم ہونے سے روپے کی سیالیت گھٹ رہی تھی، اسی دوران اکتوبر اور نومبر 08ء میں بینکوں سے اچانک اور بھاری رقم نکلائے جانے سے صورتحال مزید بگڑ گئی، تاہم اسٹیٹ بینک نے سرعت سے سیالیت کا انتظام کیا جس کے بعد بین الاقوامی منڈی کی سرگرمیاں رواں ہو گئیں۔

اگر حکومت مالکاری کے لیے بینکوں پر انحصار کی موجودہ سطح برقرار رکھے تو نجی شعبے میں قرضے کی طلب کی بحالی، جس کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے، زری نری کے لیے خطرہ بنتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حکومت نے نومبر 08ء کے بعد اپنے مالیاتی خسارے کو کمرشل بینکوں کی مالکاری سے پورے کرنے میں جو کامیابی (منڈی کی شرح سود میں اضافے کا باعث بنے بغیر) حاصل کی ہے اس کی جتنی وجہ نجی شعبے کی کمزور طلب ہے، اتنی ہی یہ بھی ہے کہ بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے پیش نظر بینک خطرات سے گریز کرنے لگے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت اپریل 09ء میں منڈی کی شرح سود بڑھنے سے ملتا ہے۔ یہ امر محصولات کی پیشگی ادائیگیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہونے والے سیالیت کے مختصر مدتی دباؤ کی ممکنہ علامت بھی ہو سکتا ہے۔⁸ 18 اپریل 2009ء کو منعقدہ نیلامی میں ٹریڈری بلوں کی قطع شرح سود میں اضافہ ہوا جبکہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بی) کی آخری نیلامی منعقدہ 15 اپریل 2009ء میں ایسا اضافہ نہیں دیکھا گیا۔ اس نیلامی میں بینکوں نے نہ صرف 20

جدول 4.1: زری مجموعے (جولائی تا اپریل)				
بہاؤ ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں				
آخر جون سے مطلق بہاؤ		نمو		
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 09ء
341.2	88.4	8.4	1.9	زروسج (زر)
		15.3	8.4	سال بسال نمو
-297.7	-236.9	-30.2	-35.5	خالص بیرونی اثاثے
		-12.9	-37.3	سال بسال نمو
-219.9	-237.3	-27.9	-49.4	اسٹیٹ بینک
-77.8	0.4	-39.5	0.2	جدولی بینک
638.9	325.3	20.7	8.1	خالص ملکی اثاثے
		22.6	16.9	سال بسال نمو
407.2	114.7	270.2	14.8	اسٹیٹ بینک
231.7	210.5	7.9	6.5	جدولی بینک
				اس میں شامل ہیں
360.0	303.2	38.9	20.1	حکومتی شعبے کے قرضہ جات
333.2	259.9	41.1	19.0	خالص اعانت میزانیہ
484.9	105.3	140.6	10.2	اسٹیٹ بینک
-151.7	154.5	-32.6	46.7	جدولی بینک
41.7	142.1	51.7	125.0	سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ
371.3	48.6	15.0	1.7	نجی شعبے کو قرضہ
-134.3	-168.5	31.8	33.3	دیگرا جزا (خالص)
				یادداشتی فہرست
754.1	464.5	22.1	10.9	مجموعی ملکی قرضہ ¹
133.5	-50.6	11.0	-3.4	زر بنیاد
¹ سرکاری اور غیر سرکاری قرضوں کا مجموعہ				

ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 49.3 ارب روپے یعنی زائد رقم کی پیش کش کی بلکہ یافت بھی نمایاں طور پر کم ہو گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منڈی کو اب بھی طویل مدتی کم گرائی (اور اس لیے کم نشانیہ شرح سود) کی توقع ہے۔

اپریل 2009ء میں پالیسی ریٹ میں بڑی کٹوتی نہ کرنے کے فیصلے کے پیچھے دراصل خطرات میں توازن لانے کی یہی سوچ تھی، ہونے والی کٹوتی گرائی میں متوقع تیز رفتاری سے قبل احتیاطی قدم ہے، کیونکہ اسٹیٹ بینک کو دو مقاصد، گرائی کی روک تھام اور معاشی نمو کے لیے سازگاری، کی غرض سے کام کرتے ہوئے توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے۔

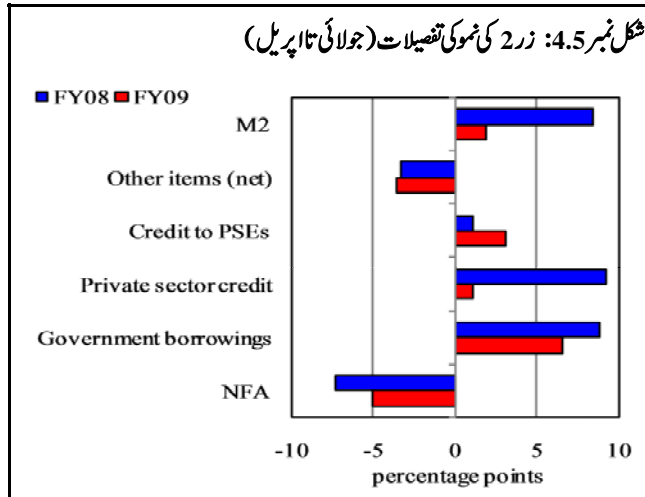
4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

زروسج (زر) میں نمو مالی سال 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں تیزی سے کم ہوئی حالانکہ نومبر 08ء کے بعد سے ادائیگیوں کے توازن میں بحیثیت مجموعی

⁸ سیالیت کا دباؤ کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپریل 09ء میں 276.8 ارب روپے کا ادخال کیا۔

بہتری کے بعد بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ رک گیا تھا۔ زر میں سال بسال نمونہ 25 اپریل 09ء کو 8.4 فیصد تھی جبکہ ایک سال قبل یہ 15.3 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 4.1)۔

مالی سال 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں زر 2 کی نمو کے عوامل کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں تیزی سے کمی کی وجہ، زرو سب کے

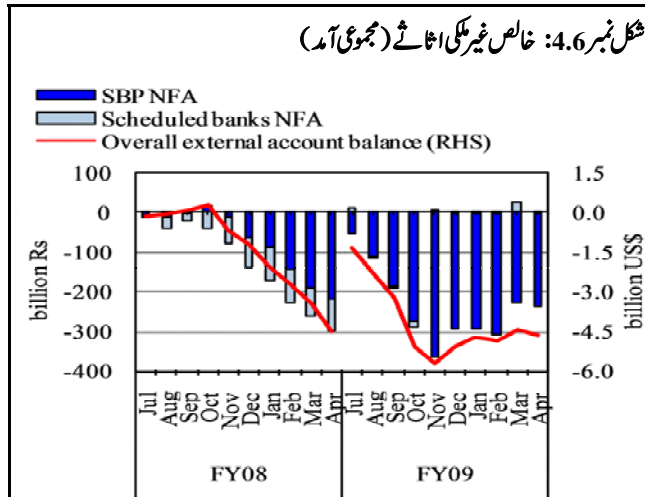


ذخیرے میں حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضے کا حصہ کم ہونا تھا (دیکھئے شکل 4.5)۔ خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ اگرچہ ختم گیا اور سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضے کی فراہمی خاصی بڑھ گئی تاہم یہ ان دونوں کا حاصل اتنا نہیں تھا کہ زر 2 کی نمو میں کمی کو روک سکتا۔

حکومت اور نجی شعبے کی قرضے کی ضروریات کم ہو گئی ہیں، دوسرے خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری کی ایک وجہ درآمدات کی کمزور طلب بھی ہے، ان دو حقائق کے پیش نظر زر 2 کی نمو میں کمی دراصل مجموعی ملکی طلب میں کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مجموعی ملکی قرضے کی نمو گرنے سے بھی اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔

طلب بھی ہے، ان دو حقائق کے پیش نظر زر 2 کی نمو میں کمی دراصل مجموعی ملکی طلب میں کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مجموعی ملکی قرضے کی نمو گرنے سے بھی اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔

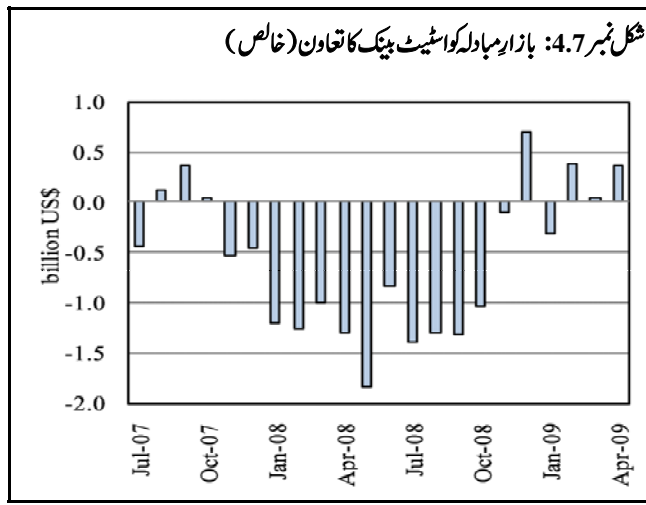
خالص بیرونی اثاثے



ملک کے بیرونی کھاتے میں بہتری کے بعد بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ دسمبر 08ء کے بعد سے بتدریج ختم گیا ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔ تاہم بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی کمی 25 اپریل 09ء کو 236.9 ارب روپے تھی۔ بیرونی کھاتے، اور اسی بنا پر بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں، میں بہتری کی وجوہات یہ ہیں: (1) تجارتی توازن میں بہتری اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کی وجہ سے

جاری حسابات کے خسارے میں کمی، (2) کثیرملکی اور دوطرفہ ذرائع سے بیرونی مالی رقوم کی آمد میں استحکام، اور (3) کمرشل بینکوں کو غیرملکی کرنسی کے قرضوں کی معقول واپسی۔

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں غیر معمولی طور پر شدید کمی کا سلسلہ اس وقت ختم کیا جب ادائیگیوں کے توازن کے رجحانات اگلے مہینوں میں برعکس ہو گئے۔ سب سے اہم یہ کہ اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ سے حکومت کو کثیرملکی اور دوطرفہ ذرائع کی رقوم سے میزانیہ بیرونی مالکاری میں مدد ملی۔ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں حکومت کو عالمی بینک اور حکومت چین سے الگ الگ 500



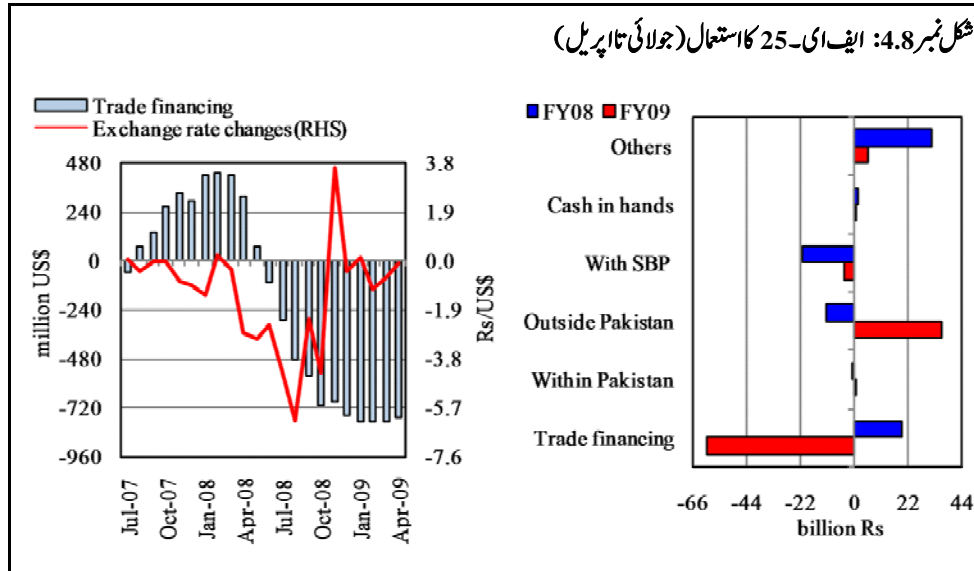
ملین ڈالر، اور نقل و حمل میں اعانت کے 100 ملین ڈالر مزید حاصل ہوئے۔ ایک طرف زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا، نیز اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ تیل خریدنے کے لیے زر مبادلہ کی ضروریات جزوی طور پر بین الینک منڈی سے پوری کی جائیں گی، چنانچہ زر مبادلہ منڈی میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات کی وجوہات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ دوسرے، رواں مالی سال جولائی تا اپریل درآمدات میں بڑی کمی آنے سے تجارتی توازن بہتر ہوا حالانکہ برآمدی نموجوں کی توں ہے۔

رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 0.4 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 77.8 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ صورتحال کے برعکس ہونے کی بڑی وجہ کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم اضافہ، اور بڑی کرنسیوں کے مقابل روپے کی قدر گھٹنے کے بعد کاروباری شعبے کی طرف سے غیرملکی کرنسی کے قرضوں کی معقول ادائیگی تھی (دیکھئے شکل 4.8)۔

خالص ملکی اثاثے

رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں 16.9 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 22.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس نمو میں اتنی زیادہ تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اس عرصے کے دوران حکومت کی کم قرض گیری کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری شعبے نے بھی قرضہ کم لیا، چنانچہ اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمو نمایاں طور پر کم رہی۔

اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی براہ راست اس وجہ سے ہوئی کہ ایس بی اے کے تحت اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری کا



ایک حجم مقرر کر دیا گیا تھا، تاہم جدولی بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی سے ملک کو درپیش مالی اور اقتصادی خطرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ امانتوں میں کمزور نمو اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں نے بینکوں کو نجی شعبے کو قرضے جاری کرنے سے گریزاں کر دیا ہے۔ دوسری طرف خود نجی شعبے کی قرضے کی طلب دو وجوہ سے سکڑ گئی (1) اقتصادی سرگرمی میں سست روی جسے بجلی کی قلت، اور عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بیرونی طلب میں کمی نے دوچند کر دیا، اور (2) گزشتہ 12 ماہ سے اسٹیٹ بینک کی طرف سے اختیار کی گئی زری سختی۔ چنانچہ نجی شعبے کو قرضہ رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل 2009ء 48.6 ارب روپے رہ گیا جو کہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں 371.3 ارب روپے تھا۔

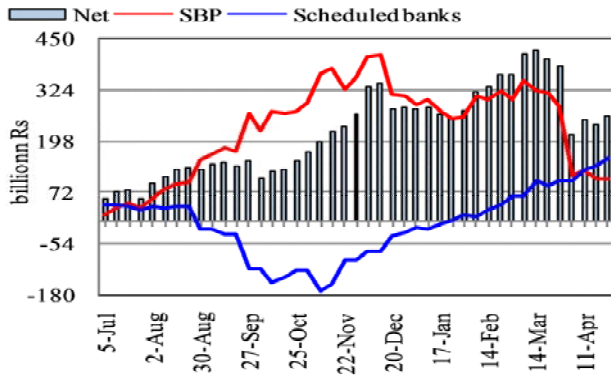
تاہم نجی شعبے کے قرضے میں کمی کے اثرات جزوی طور پر اس طرح زائل ہو گئے کہ بینکوں نے خطرات سے پاک حکومتی تہذات میں سرمایہ کاری بڑھالی اور سرکاری شعبے کے اداروں کو زائد قرضے دیے۔

4.2.1 حکومت کی میزانیہ قرض گیری

بینکاری نظام سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں نمو مارچ 09ء کے ختم ہوتے ہوئے تیزی سے کم ہو گئی۔ رواں مالی سال 25 اپریل 09ء تک بینکوں سے حکومت کی مجموعی میزانیہ قرض گیری میں 259.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو کہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے اضافے 333.2 ارب روپے سے خاصی کم ہے۔

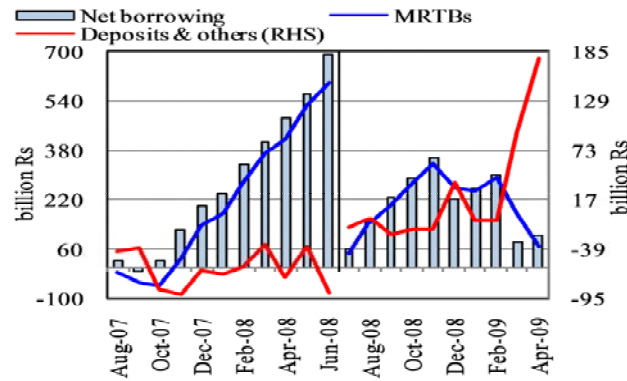
بینکوں سے مالکاری پر حکومت کا انحصار کم ہونے کی وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ ایس بی اے میں شرط ہے کہ مالی سال 09ء کا مالیاتی خسارہ 562 ارب روپے سے زائد نہیں ہو سکتا۔ دوسری یہ کہ میزانیہ مالکاری کے لیے رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں بیرونی ذرائع سے رقم آئیں۔

شکل نمبر 4.9: مہ 09ء کے دوران مجموعی میزانیہ قرض گیری



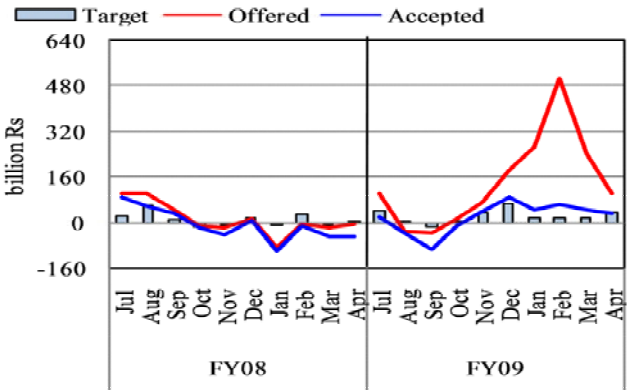
شعبہ بینکاری سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری کی صورتحال میں خوش آئند تبدیلی زری پالیسی کے لیے زیادہ ضروری ہے۔ حکومت نے اپنے اوپر عائد کچھ قرضہ اسٹیٹ بینک کو واپس کر دیا ہے اور قرض گیری کی اضافی ضروریات کے لیے جدولی بینکوں سے رجوع کیا ہے۔ حکومت کی میزانیہ ضروریات کے بڑے حصے کی مالکاری اب جدولی بینک کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 4.9)۔

شکل نمبر 4.10: اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری (مجموعی)



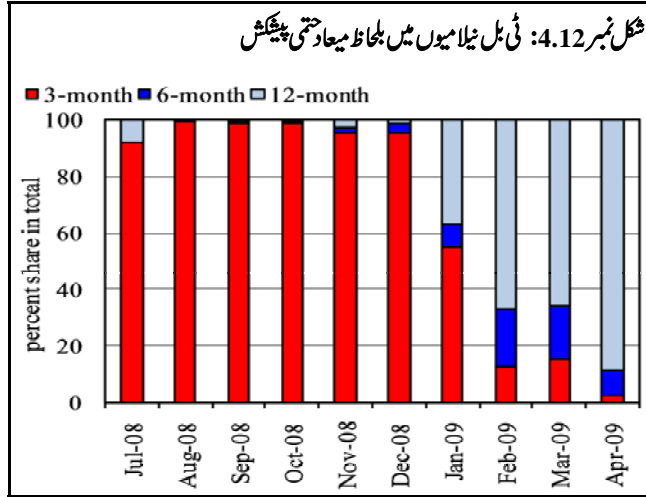
حکومت نے اسٹیٹ بینک کے ایم آر ٹی بینک کا ایک حصہ اگرچہ ادا کر دیا، اختتام مارچ 2009ء پر اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے کمی دراصل اس کے پاس حکومت کی امانتوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے شکل 4.10)۔ اس اضافے کی دو وجوہات ہیں: (1) عالمی بینک سے 500 ملین ڈالر کی وصولی، اور (2) اسٹیٹ بینک کے 63.3 ارب روپے منافع کی حکومت کو منتقلی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو مجموعی منتقلی رواں مالی سال کے پہلے نو ماہ میں 135.3 ارب روپے تک جا پہنچی جبکہ پورے مالی سال 08ء میں یہ رقم 87.3 ارب روپے رہی تھی۔

شکل نمبر 4.11: ٹریڈری بلز کی نیلامیاں (غیر عرصیتی)



دوسری طرف جدولی بینکوں نے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں از سر نو دلچسپی ظاہر کی (دیکھئے شکل 4.11)۔ اس طرح حکومت

رواں مالی سال اپریل تک جدولی بینکوں سے 137.2 ارب روپے جمع کرنے کے قابل ہو سکی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں اس نے 100.4 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی تھی۔



سرکاری تمسکات میں بینکوں کی دلچسپی کی کئی وجوہات ہیں: (1) نجی شعبے کی بینک قرضوں کی طلب، معیشت کو لگنے والے ملکی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے گھٹ گئی، (2) غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے سے بینک خطرات مول لینے سے گریز کرنے لگے، اور (3) بینکوں کو توقع تھی کہ شرح سود بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے، جیسا کہ ٹی بلوں کی نیلامیوں میں بارہ ماہی میعاد میں ان کی زیادہ دلچسپی سے ظاہر ہوتا ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ بینکوں نے طویل مدتی میعاد میں دلچسپی لینا جنوری 09ء سے

شروع کر دیا تھا جس سے لگتا ہے کہ منڈی کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کٹوتی کی توقع ہو چکی تھی اسی لیے مرکزی بینک کے زری پالیسی بیان جاری کرنے سے بہت پہلے ٹی بل کی نیلامیوں کے موقع پر بینکوں کے فیصلوں میں اس توقع کا عکاس دکھائی دیتا ہے۔

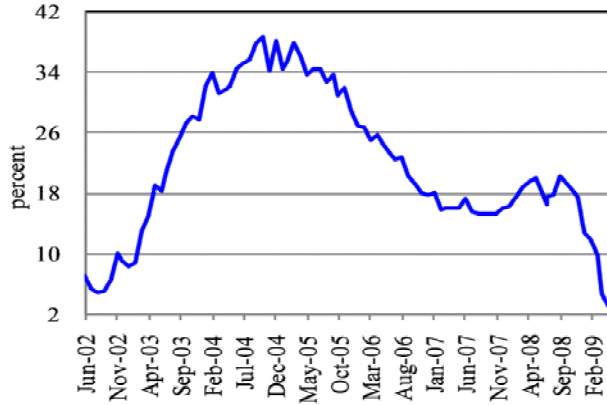
4.3 نجی شعبے کے قرضے (خالص)⁹

نجی شعبے کے قرضے میں کمی کا سلسلہ اکتوبر 08ء میں سیالیت کے عارضی بحران سے شروع ہوا تھا جو مالی سال کے بقیہ عرصے میں بھی برقرار رہا۔

نتیجتاً نجی شعبے کے قرضے میں سال بسال نموا پر اپریل 09ء کے اختتام پر 3 فیصد تک گر چکی تھی جو چھ سال میں کم ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 4.13)۔ رواں مالی سال جولائی تا اپریل نجی شعبے کے قرضے میں صرف 486 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 3713 ارب روپے کا زبردست اضافہ ہوا تھا۔ قرضے کی نمو میں یہ کمی کسی حد تک اس لیے بڑھی کہ چند آئی پی بیوز نے بینک قرضے کے حوالے سے عائد بعض ذمہ داریاں پوری کر دیں (دیکھئے شکل 4.14)۔¹⁰ اس سے قطع نظر، بینک مالکاری پر اس یک بارگی اثر کا لحاظ رکھنے کے بعد بھی رواں مالی سال جولائی تا مارچ قرضے کا استعمال 105.8 ارب روپے کی خاصی چلی سطح تک محدود رہا جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ 332 ارب روپے رہا تھا۔

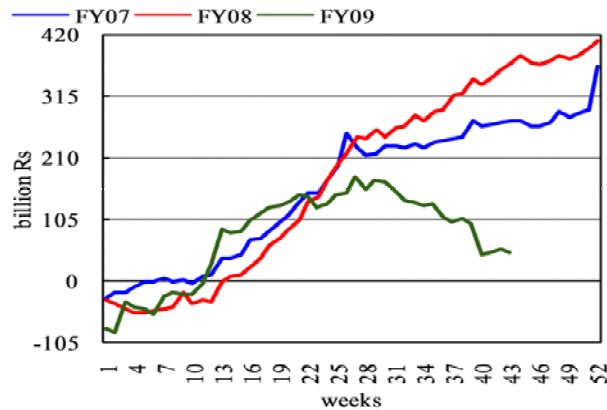
⁹ قرضوں کے اعداد و شمار نجی شعبے میں بینکوں کی طرف سرمایہ کاری اور قرضوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ڈیٹا زری سروے پر مبنی ہے۔ شعبہ دار قرضوں پر بحث میں جولائی تا مارچ 09ء کا احاطہ کیا گیا ہے۔
¹⁰ بین الادارہ قرضے جمع ہونے سے قوم کے بہاؤ میں رکاوٹ آ جاتی ہے جسے دور کرنے کے لیے بعض کاروباری اداروں نے بینکوں کی قوم استعمال کیں۔ قرضوں کے چکر کا مسئلہ جزوی طور پر حل کرنے کے لیے حکومت نے حال میں 80 ارب روپے کے میعاد کی مالکاری وثیقہ جات (ٹی ایف سی) جاری کیے ہیں۔ یاد رہے کہ ان وثیقہ جات میں بینکوں کی سرمایہ کاری سے نجی (خصوصاً بجلی کے) شعبے اور چند سرکاری اداروں کو بینکوں کی طرف سے دیے گئے مختصر مدتی قرضوں کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

شکل نمبر 4.13: نجی شعبے کے قرضے میں سال بسال نمو



نجی شعبے کے قرضے میں کمی کی بنیادی وجہ جاری سرمائے کی غیر معمولی طور پر کم طلب ہے۔ اس سے کئی طرح کی تبدیلیوں کی عکاسی ہوتی ہے، مثلاً (1) بجلی کی شدید قلت سے ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی آنا، (2) بین الاقوامی اور ملکی منڈیوں میں خام مال کی قیمتیں تیزی سے کم ہونا، (3) سودی لاگت میں اضافہ ہونا، اور (4) عالمی کساد بازاری کی وجہ سے تجارتی حجم جزوی طور پر کم ہونا، وغیرہ۔

شکل نمبر 4.14: نجی شعبے کے مجموعی قرضے



اس کے برعکس معینہ سرمایہ کاری قرضے کی طلب مستحکم رہی۔ طویل مدتی قرضوں میں نمو کی وجہ یہ تھی کہ بجلی، مصنوعی کھاد اور تعمیرات جیسی چند صنعتوں نے گزشتہ دو سال میں بینکوں کے ساتھ طے کردہ قرضے کی حد کو پوری طرح استعمال کیا۔ سینٹ، مصنوعی کھاد، بجلی اور شکر کی صنعتوں میں نجی شعبے کے نئے منصوبوں کے پیش نظر بینک قرضوں پر ان کا یہ انحصار مستقبل میں بھی برقرار رہنے کا امکان ہے چنانچہ طویل مدتی قرضوں کی طلب مستحکم رہے گی۔

جدول 4.2: بینکوں سے لیے گئے قرضے

ارب روپے			
مئی 09ء		جولائی تا اپریل	
اکتوبر تا اپریل	جولائی تا ستمبر	مئی 08ء	مئی 09ء
-41.7	90.3	48.6	371.3
78.6	63.5	142.1	41.7
364.9	-96.4	268.5	-30.7
* فی بلز اور پی آئی بی (خالص قبول شدہ)			

قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کا کردار مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں نجی شعبے کی قرضوں کی نہ صرف طلب مستحکم تھی بلکہ بینک بھی اسے قرضے جاری کرنے پر مائل تھے (دیکھئے جدول 4.2)، لیکن اس کے بعد بعض پیچیدہ تبدیلیوں سے بینکوں کے لیے قرضوں کے حالات یکسر بدل گئے۔

مثال کے طور پر (1) امانتوں میں نموسلسل کم ہونے سے بین الینک منڈی میں روپے کی سیالیت بھی گھٹنا شروع ہوگئی، یہ بات اسٹیٹ بینک میں بینکوں کے اضافی ذخائر میں کمی سے بھی ظاہر ہوئی، (2) بینکوں سے اچانک اور بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائے جانے سے سیالیت کی صورتحال مزید بگڑ گئی، اور (3) قرضوں کے معیار پر تشویش ظاہر کی جانے لگی۔

اسٹیٹ بینک کے نومبر 08ء میں کیے گئے بروقت اقدامات سے سیالیت کی خراب صورتحال کسی حد تک سنبھل گئی تاہم قرضوں کے معیار کا مسئلہ برقرار رہا چنانچہ بینکوں نے نجی شعبے پر اکتشاف کو محدود کر دیا۔ اس طرح نجی شعبے کو بینک قرضہ ستمبر 08ء کے بعد سے تیزی کے ساتھ کم ہو گیا۔

جدولی بینکوں کے پاس جو رقم بطور قرض دینے کے لیے دستیاب رہ گئی تھی وہ خسارے کی مالکاری کے لیے حکومت بڑی مقدار میں لینے لگی۔ چنانچہ سرکاری تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں نومبر 08ء کے بعد سے 375.5 ارب روپے کا اضافہ ہو چکا ہے۔¹¹ اس کے علاوہ چند بینکوں نے حکومت کے حال میں 80 ارب روپے کے جاری کردہ میعاد کی مالکاری وثیقہ جات میں بھی سرمایہ کاری کی ہے۔ یہ سرمایہ کاری گزشتہ سال سامنے آنے والے بین الادارہ جاتی (inter-corporate) قرضے کو جزوی طور پر نمٹانے کی غرض سے کی گئی ہے۔ نجی شعبے (خصوصاً بجلی کے شعبے) کو اور سرکاری شعبے کے چند اداروں کو جاری کیے گئے مختصر مدتی بینک قرضوں پر اس کا منفی اثر پڑا ہے۔

جدول 4.3: مالی سال 09ء کے دوران بینکوں کے لحاظ سے فراہم کیے گئے قرضے ارب روپے			
جولائی تا مارچ	اکتوبر تا مارچ	جولائی تا ستمبر	ملکی نجی بینک
70.4	-10.5	80.9	بڑے نجی ادارے
52.5	18.2	34.2	دیگر نجی ادارے
17.9	-28.7	46.7	سرکاری بینک
22.5	20.1	2.4	غیر ملکی بینک
7.8	1.8	5.9	

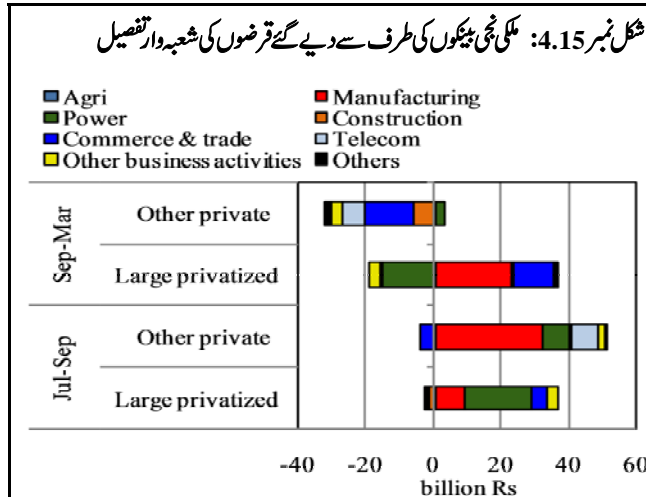
بینکوں کے اضافی قرضوں کا گروپ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ ستمبر 08ء سے نجی شعبے کے قرضوں میں کمی وسیع البتہ درہی کیونکہ اکثر بینکوں نے قرض گاری کا سلسلہ محدود کر دیا تھا¹²۔ تاہم سرکاری بینکوں سے اسی عرصے کے دوران قرضوں کا اجرا نمایاں طور پر بڑھ گیا، اس کی بنیادی وجہ ایک بڑے سرکاری بینک کی اس گروپ میں موجودگی تھی (دیکھئے جدول 4.3)۔

جہاں تک ملکی نجی بینکوں کا تعلق ہے، بڑے نجی بینکوں¹³ کے قرضوں میں مارچ 09ء میں کمی کی ایک وجہ چند آئی پی بیز کی طرف سے قرضوں کی ادائیگی ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔ اس کمی کے اثرات سے قطع نظر، بڑے نجی بینکوں کی قرض گاری میں رواں مالی سال ستمبر تا مارچ بہتری آئی، زیادہ تر بہتری دو بڑے نجی بینکوں تک محدود رہی، اور اسے اشیا سازی، اور تجارت اور کاروبار کے شعبوں میں نمایاں دیکھا جاسکتا ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔ اشیا سازی کے شعبے میں خوراک اور مشروبات کے ذیلی شعبے نے زیادہ قرضے حاصل کیے (دیکھئے شکل 4.16)۔

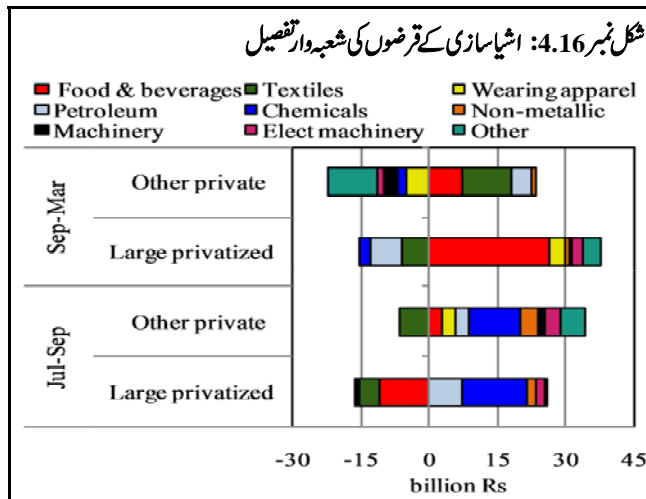
¹¹ مالی سال 09ء میں جولائی تا ستمبر حکومت نے جدولی بینکوں کے 199.6 ارب روپے ادا کیے۔

¹² نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضے میں 85 فیصد سے زائد ایڈوانسز ہیں۔

¹³ اس زمرے میں چار بینک ہیں: ایم سی بی، الائیڈ بینک، صیب بینک، یونائیٹڈ بینک۔



نیز، چند ایک بینکوں کے سوا، اکثر بینک جولائی تا مارچ 09ء ٹیکسٹائل شعبے کو قرضے جاری کرنے سے گریزاں معلوم ہوئے۔¹⁴ اس کی وجہ قرضے کی کم طلب کے علاوہ قرضوں کا خراب ہوتا ہوا معیار بھی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کو جاری کردہ قرضوں اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب 2008ء کے دوران تیزی سے بڑھا جس سے اس کی قرض ادائیگی کی صلاحیت پر سوالیہ نشان بننے لگا (دیکھئے جدول 4.4)۔



قرض کے معیار میں خرابی کو تسلیم کرتے ہوئے اور اپنی بیلنس شیٹ مزید بگاڑ سے بچانے کے لیے اکثر بینکوں نے احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرض کے اجرا کی زیادہ کڑی شرائط عائد کر دیں۔ اس سلسلے میں قرض ادائیگی کی کارپوریٹس کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے بینک اب ان کی آمدنی کی موجودہ رفتار اور سیالیت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ بینک حالیہ عرصے میں کارپوریٹ اداروں کی ضمانتی حیثیت کو زیادہ جانچنے لگے ہیں جس میں منقولہ (inventories) اور غیر منقولہ اثاثے شامل ہیں، اور رقوم کی آمد و رفت کو کم اہمیت دی جانے لگی ہے۔

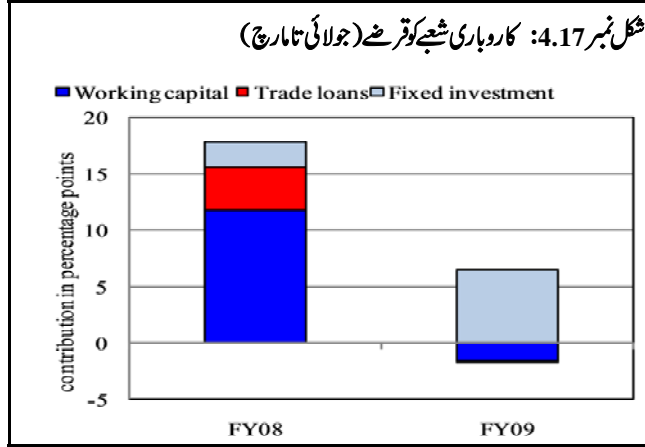
جدول 4.4: ٹیکسٹائل شعبے میں غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب

فیصد	دسمبر 08ء	دسمبر 09ء
بڑے نجی ادارے	10.9	12.7
دیگر نجی ادارے	6.0	11.3
سرکاری	23.2	28.0
بیرونی	2.2	5.5

شعبہ جاتی قرضوں کے رجحانات
رواں مالی سال جولائی تا مارچ نجی شعبے کے

قرضوں میں نموصرف ایک فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 15.1 فیصد رہی تھی۔ صارفین مالکاری میں نمو تو مالی سال 07ء ہی سے گھٹ رہی

¹⁴ نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضے میں ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ روایتی طور پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔



تھی، کاروباری شعبے کے قرضوں میں حالیہ نمایاں کمی نے نجی شعبے کے قرضوں میں نمو کو بالکل جامد کر دیا۔

کاروباری شعبے کے قرضوں میں کمی کا منبع دراصل جاری اور تجارتی قرضوں کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔ جاری سرمائے کے مجموعی قرضوں میں کمی اس قدر طاقتور رہی کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بلند نمو کے اثرات زائل ہو گئے۔ جزویاتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کاروباری شعبے کے قرضوں میں کمی کئی شعبوں میں واضح ہے بالخصوص اشیا سازی، تعمیرات، ٹیلی مواصلات، تجارت اور کاروبار کے شعبے اور دیگر کاروباری خدمات (دیکھئے جدول 4.5)۔

جدول 4.5: نجی شعبے کے قرضوں کی نمو (جولائی تا مارچ)

تبدیلی		فیصد		
ارب روپے		فیصد		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
100.5	304.7	4.8	17.7	1- کاروباری شعبہ
8.5	12.1	5.4	8.2	الف- زراعت اور جنگل بانی
88.4	193.1	7.3	19.2	ب- اشیا سازی
33.5	23.4	17.5	13.8	i- غذائی اشیا کی تیاری
13.7	19.8	34.6	68.7	چاول کی پروسیسنگ
17.2	4.0	26.2	6.4	شکر
1.4	94.2	0.3	21.5	ii- ٹیکسٹائل کی تیاری
2.0	71.8	0.5	20.3	ریشہ سازی
-3.3	3.8	-9.0	13.8	iii- ضروری دھاتوں کی تیاری
0.6	3.0	4.2	27.2	iv- گھریلو آلات کی تیاری
5.5	15.6	28.9	152.0	v- صاف پتھر و نیم کی تیاری
22.2	7.1	45.3	25.0	vi- کھاد اور نائٹروجن کے مرکبات
8.1	2.3	10.1	2.8	vii- سینٹ
22.7	37.3	20.0	88.0	ج- بجلی
-6.8	15.0	-8.6	27.3	د- تعمیرات
2.4	4.0	2.6	5.0	و- نقل و حمل اور ٹیلی مواصلات
2.6	0.4	3.7	0.6	ٹیلی مواصلات
-7.5	28.5	-3.0	13.7	ه- تجارت اور کاروبار
-2.7	8.1	-3.1	11.7	ز- دیگر کاروباری سرگرمیاں*
-47.1	21.2	-11.2	5.3	2- ذاتی قرضہ جات

* سی ایف ایس کے تحت اشیا بردار تجارت کو دیے گئے قرضے شامل ہیں۔

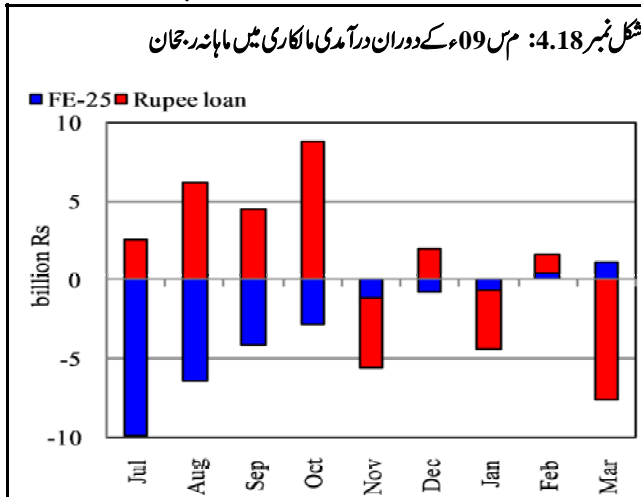
تجارت سے متعلق قرضوں میں مالی سال کے جولائی تا مارچ عرصے میں 0.3 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں ان میں 24.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی درآمدی مالکاری اور اسکیم (خاص طور پر ایف ای 25 کے عوض) کے علاوہ درآمدی قرضوں کی وجہ سے ہوئی۔ مجموعی تجارتی قرضوں میں صرف برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کا حصہ بھاری رہا (دیکھئے جدول 4.6)۔ ابتدائی مہینوں میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا ای ایف ایس کے علاوہ دیگر برآمدی قرضوں میں کمی کا ایک سبب تھا۔ چنانچہ اکثر برآمد کنندگان نے ایف

جدول 4.6: تجارتی مالکاری کی نمونہ حصہ			
فیصدی درجے			
مالی سال 08ء	درآمدی مالکاری	برآمدی مالکاری اسکیم	اسکیم کے علاوہ
19.0	3.7	2.0	
مالی سال 09ء	-4.6	10.0	-5.6

ای 25 کی اپنی واجب الادا رقم کو ای ایف ایس سے بدل لیا۔ اس کے علاوہ ملکی برآمدات گرنے سے بھی برآمدی قرضوں کی مجموعی طلب کم ہوئی ہے۔

دوسری طرف درآمدی مالکاری کے ماہانہ رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 08ء سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر مستحکم ہونے سے ایف ای 25 قرضوں کے عوض درآمدی مالکاری میں کمی کا سلسلہ کسی حد تک موقوف ہو گیا ہے۔

تاہم، تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی، دونوں کی وجہ سے نومبر 08ء کے بعد سے پاکستان کا درآمدی بل متواتر کم ہو رہا ہے جس سے درآمد کنندگان کے لیے قرضوں کی طلب مجموعی طور پر کم ہونے کی وضاحت ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔



اشیاء سازی کا شعبہ

رواں مالی سال جولائی تا مارچ اشیاء سازی کے شعبے کو قرضوں میں نمو 7.3 فیصد کم ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ 19.2 فیصد بڑھی تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔ ماہانہ رجحان کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں طاقتور نمو آنے

کے بعد نومبر 08ء کے بعد سے ان قرضوں کی طلب میں نمو غیر معمولی طور پر کم ہو گئی، حتیٰ کہ رواں مالی سال جنوری تا مارچ کئی شعبوں نے قرضوں کی خالص ادائیگی کر دی جو کہ گذشتہ برسوں سے قطعی مختلف صورتحال ہے۔¹⁵ اشیاء سازی کے شعبے پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ نمونہ میں کمی کی

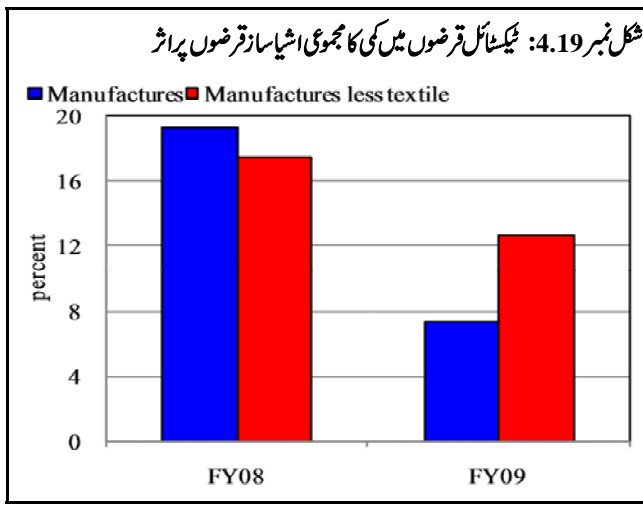
جدول 4.7: اشیاء سازی کے شعبے کے قرضوں میں نمو (جولائی تا مارچ)		
فیصد		
مئی 08ء	مئی 09ء	
26.9	-0.3	تجارتی مالکاری
22.6	5.1	جاری سرمایہ
9.3	17.2	معیاری سرمایہ کاری

بنیادی وجہ جاری مالکاری کی نسبتاً کم ضروریات تھیں (دیکھئے جدول 4.7)۔ نیز، بجلی کی شدید ہوتی ہوئی قلت اور اقتصادی سرگرمیوں میں مستقل سست روی نے کئی صنعتوں کا پیداواری عمل بری طرح متاثر کیا ہے جس

¹⁵ گذشتہ چند برسوں سے جنوری تا مارچ کے دوران قرضوں کی نمونہ میں کمی اگرچہ عام طور پر دیکھی جانے لگی ہے جو قرضوں کے چکر کی وجہ سے ہوتی ہے، تاہم رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی نمونہ میں کمی زیادہ طاقتور رہی۔

سے جاری سرمائے کے قرضوں کی مانگ کم ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ بعض شعبوں میں خام مال کے نرخ گرنے سے جولائی تا مارچ جاری مالکاری کی اضافی ضرورت بھی کم ہو گئی ہے۔

تاہم معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اسی عرصے کے دوران مستحکم رہی۔ ممکن ہے، ان قرضوں میں اضافے کی ایک وجہ قبل ازیں بعض صنعتوں سے کیے جانے والے وعدے ہوں جن پر اب عمل ہوا۔



زیر بحث عرصے کے دوران اشیاء سازی کے شعبے میں قرضوں میں سب سے بڑی کمی ٹیکسٹائل میں ہوئی (دیکھئے شکل 4.19)۔ ٹیکسٹائل سے قطع نظر، اشیاء سازی کے شعبے میں رواں مالی سال جولائی تا مارچ عرصے کے دوران قرضوں میں نمو بڑھ کر 12.6 فیصد ہو گئی اگرچہ یہ نمو گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نمو سے کم ہے۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ ریفائنری، بنیادی دھات اور گھریلو سازوسامان کی صنعتوں میں بھی بینک قرضوں کی طلب کم ہوئی۔

ذیلی شعبے ٹیکسٹائل کے معاملے میں جاری سرمائے کے قرضوں اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں، دونوں میں واضح کمی آئی، جبکہ صرف ای ایف ایس کے تحت دیے گئے قرضوں میں معقول نمو دیکھی گئی۔¹⁶ تاہم ای ایف ایس کے طاقتور اثرات درآمدی مالکاری اور ٹیکسٹائل کو دیگر قرضوں، علاوہ ای ایف ایس، میں آنے والی بڑی کمی سے زائل ہو گئے۔

ٹیکسٹائل میں، جاری مالکاری ضروریات میں زیادہ تر کمی اسپننگ شعبے کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 4.8)۔ ماہانہ رجحان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شعبے میں قرضوں کا استعمال رواں مالی سال کے ابتدائی چند مہینوں میں مستحکم تھا، جس کی ایک وجہ نجی شعبے کی طرف سے کپاس کی اجناسی مالکاری تھی (دیکھئے شکل 4.20)۔¹⁷ تاہم اگلے مہینوں کے دوران اسپننگ کی صنعت کو قرضوں کی نمو برقرار نہ رہی اور تیزی سے گر گئی۔¹⁸

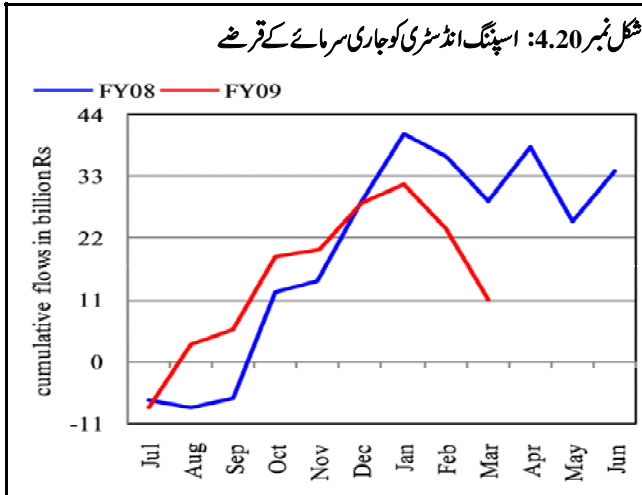
¹⁶ رواں مالی سال جولائی تا مارچ ٹیکسٹائل شعبے کو ای ایف ایس قرضوں کی نمو 21 فیصد رہی جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو سے 3 فیصد زیادہ ہے۔

¹⁷ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جولائی تا دسمبر مالی سال 09ء کے دوران نجی شعبے نے کپاس کے حصول کے لیے 13.7 ارب روپے حاصل کیے جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 0.6 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی گئی تھی۔

¹⁸ مالی سال کی دوسری ششماہی میں خالص قرضوں میں کمی قرضوں کے پکری گزشتہ چند برسوں سے روایتی خاصیت بن چکی تھی تاہم مالی سال 08ء کپاس کے شاید بلند نرخوں کے باعث ایک استثنائی صورت تھی۔

جدول 4.8: جاری سرمائے کے قرضے				
نمو فیصد میں				
جولائی تا مارچ		جنوری تا مارچ		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
5.1	22.6	-7.5	7.4	ایشیائی سرمایہ کاری
18.6	10.7	7.6	13.6	i-غذائی اشیاء کی تیاری
41.7	86.2	-9.6	0.2	چاول کی پروسیسنگ
32.1	4.6	60.1	54.3	شکر
1.0	27.4	-11.5	3.3	ii-ٹیکسٹائل کی تیاری
8.3	29.6	-11.2	0.6	ریشہ سازی
-21.0	-18.4	-22.5	-16.5	iii-ضروری دھاتوں کی تیاری
-8.7	27.1	-6.4	-7.8	iv-گھریلو آلات کی تیاری
6.1	119.4	-6.9	18.2	v-صاف پٹرولیم کی تیاری
28.9	10.2	-22.9	69.0	vi-کھاد اور نائٹروجن مرکبات

عالمی کساد بازاری اور نتیجتاً برآمدات گرنے سے ٹیکسٹائل قرضوں میں کمی کی حد تک متوقع تھی، تاہم برآمدی آرڈر کی تعمیل میں تاخیر کی وجہ سے گوداموں میں مال بھرا رہ گیا اور صورتحال مزید بگڑ گئی۔ اس کے علاوہ بعض اسپننگ صنعتوں نے بجلی کے شدید تعطل، صنعت کی ساختی رکاوٹوں اور عائد بینک واجبات کی ادائیگی نہ کر پانے کی وجہ سے پیداواری سرگرمیاں حالیہ عرصے میں بند کر دی ہیں، چنانچہ زیر نظر عرصے میں جاری مالکاری کی اضافی طلب گھٹانے میں ان عوامل کا بھی حصہ ہے۔



رواں مالی سال جولائی تا مارچ ریفرنسری صنعت کو قرضوں میں 28.9 فیصد نمو آئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ نمو سہ ہندی رہی تھی۔ زیادہ تر کمی مالکاری کی جاری ضروریات میں ہوئی جس کا بڑا سبب مالی رکاوٹوں کے باعث بعض ریفرنسریوں میں خام مال کی درآمد کا گھٹ جانا تھا۔

ضروری دھاتوں کی صنعت کو دیے جانے والے قرضے رواں مالی سال جولائی تا مارچ

9 فیصد کم ہو گئے جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں ان میں 13.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی وجہ گوداموں میں مال کی موجودگی اور فولاد کی درآمدی قیمتوں کا کم ہونا تھا جس سے ملک کی درآمدات کم ہوئیں اور اس شعبے میں تجارتی مالکاری کی ضروریات بھی گھٹ گئیں۔¹⁹

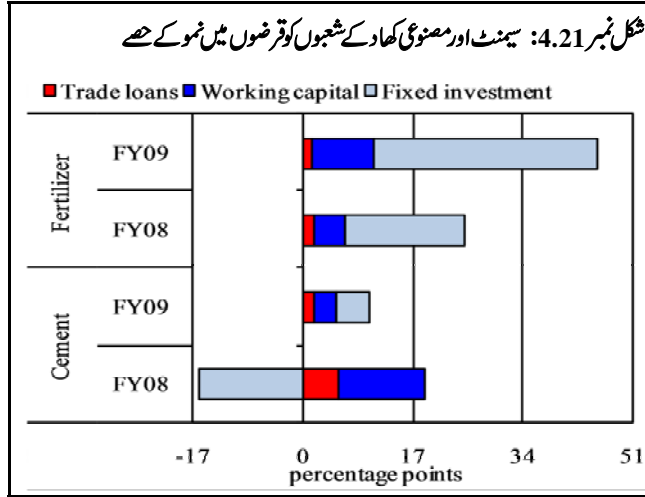
مشینری اور آلات کی صنعت کو دیے گئے قرضے زیر نظر عرصے میں 3.9 فیصد کم ہو گئے حالانکہ گزشتہ مالی سال ان میں 20.3 فیصد کمی متحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی آلات سازی کی ملکی صنعت میں ہوئی۔ درحقیقت مستقل گرانی سے عوام کی قوت خرید کمزور پڑ گئی ہے جس سے ملکی آلات کی طلب گر

¹⁹ تفصیلات کے لیے دیکھئے ”جہاز کی کھانہ“۔

گئی ہے۔ اس شعبے میں صنعتی سرگرمیاں کمزور طلب، بجلی کی قلت اور گودام بھرے ہونے کی وجہ سے ویسے بھی کم ہو چکی ہیں جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی۔ یہ تمام عوامل اس شعبے کی مالکاری کی جاری ضروریات کو کم کرنے کا باعث بنے۔

دوسری طرف بعض شعبوں خصوصاً خوراک اور مشروبات، سیمنٹ اور مصنوعی کھاد کے قرضوں میں بلند نمودیکھی گئی۔ مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں خوراک اور مشروبات کے ذیلی شعبے کو قرضوں میں 17.5 فیصد نمو آئی جو کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 13.8 فیصد تھی۔ زیادہ تر اضافہ چاول کی پروسیسنگ اور شکر کی صنعت میں ہوا (دیکھئے جدول 4.5)۔ چاول کی پروسیسنگ کو قرضے جاری سرمائے کی مد میں دیے گئے کیونکہ چاول کی فصل بہت عمدہ ہوئی تھی اور چاول کی برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ شکر کی صنعت کو قرضے مالکاری کی جاری ضروریات کے لیے گئے کے حصول کی غرض سے دیے گئے۔²⁰ حکومت نے نئی شوگر ملیں کھولنے کی چند صنعت کاروں کو حال ہی میں اجازت دی ہے جسے دیکھتے ہوئے قومی امکان ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب خاصی بلند ہو جائے گی۔

ذیلی شعبے سیمنٹ کو قرضوں میں نمو کا بڑا سبب معینہ سرمایہ کاری قرضے ہیں جو استعداد بڑھانے والے جاری منصوبوں کے لیے حاصل کیے گئے (دیکھئے شکل 4.21)۔²¹ اس کے علاوہ بعض



سیمنٹ فیکٹریاں، خارج ہونے والی حرارت کی بازیافت کے ذریعے بجلی سازی کے منصوبے شروع کرنے پر بھی توجہ دے رہی ہیں۔²² اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شعبے میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اگلے مہینوں میں بھی جاری رہے گی۔ اس کے برعکس جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب رواں مالی سال جولائی تا مارچ تیزی سے کم ہو کر 11 فیصد رہ گئی جو کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 78 فیصد رہی تھی۔

حکومت اب ڈیم تعمیر کر رہی ہے اور دیگر ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے، چنانچہ ملک میں سیمنٹ کی بلند طلب کی توقع کے پیش نظر اس صنعت نے اپنی استعداد کو حال میں نمایاں طور پر بڑھا لیا ہے۔ بد قسمتی سے، ترقیاتی اخراجات اور نجی تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کے باعث سیمنٹ کا اندرون ملک استعمال گھٹ گیا ہے۔ اس کے علاوہ عالمی کساد بازاری سے اگرچہ عرب امارت میں سیمنٹ کی طلب بری طرح متاثر ہوئی ہے،

²⁰ مالی سال 08ء میں اشیاء سازوں نے گئے کی بجلی کاری پچھلے ذخائر کی وجہ سے تاخیر سے کی تھی، جس کے باعث جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب گھٹ گئی۔

²¹ سیمنٹ بنانے والے چند اداروں نے مالی سال 08ء کے دوران توسیعی منصوبوں کی مالکاری کے لیے، اور بعض صورتوں میں طویل مدتی بینک واجبات ادا کرنے کے لیے ٹی ایفٹ سی جاری کیے۔

²² بعض سیمنٹ ساز ادارے اپنے لیے بجلی بنانے کی غرض سے اس بھاپ کی ری سائیکلنگ پر توجہ دے رہے ہیں جو سیمنٹ سازی کے دوران پیدا ہوتی ہے۔

افریقہ، بھارت اور مشرق وسطیٰ میں اس کی برآمدی طلب اب بھی مستحکم ہے۔ چنانچہ سیمنٹ کی برآمد کم ہونے کے باوجود جولائی تا مارچ اس میں 59.8 فیصد کی مستحکم نمو دیکھی گئی۔ اس کے علاوہ ایک بڑے سیمنٹ ساز ادارے نے اپنے مہنگے بینک قرضوں کی ادائیگی کے لیے حصص جاری کیے ہیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران سیمنٹ کی صنعت میں جاری سرمائے کے قرضوں کی کم طلب کی وضاحت ان تمام عوامل سے ہوتی ہے۔ اندرون ملک سیمنٹ کی نقل و حمل کے ماہانہ رجحانات حالیہ عرصے میں بحالی کی علامات ظاہر کرتے ہیں، جس سے، کچھ عرصہ گزرنے پر جاری سرمائے کی طلب میں معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔²³

مصنوعی کھاد ایک اور ذیلی شعبہ ہے جہاں جولائی تا مارچ عرصے میں بینک قرضوں کی بلند طلب کی بڑی وجہ استعداد بڑھانے والے بعض منصوبوں پر ہونے والا کام ہے (دیکھئے شکل 4.21)۔ مالی سال 09ء کے ابتدائی چند مہینوں میں، جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بڑھنے کی ایک وجہ بعض اداروں کی طرف سے فرق کو پورا کرنے کے لیے مختصر مدتی مالکاری تھی۔ یہ فرق ڈی اے پی زراعت کے دعووں کے تصفیے میں حکومت کی طرف سے تاخیر کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔²⁴ تاہم، یہ غیر معمولی بلند قرض گیری مالی سال کے اگلے مہینوں میں اس وقت کم ہو گئی جب ایک بڑے ادارے نے مذکورہ دعووں کے تصفیے کے نتیجے میں اپنا بینک قرضہ ادا کر دیا۔

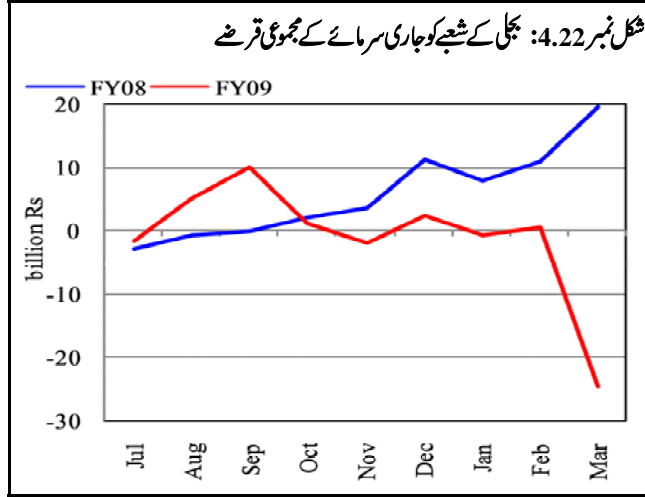
بجلی

بجلی کے شعبے کو قرضوں میں نمو مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں 20 فیصد رہی جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں اس نے 88 فیصد کی مستحکم نمو حاصل کی تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔ تاہم یہ بات مدنظر رہنی چاہیے کہ جاری سرمائے کے قرضوں کے تحت گزشتہ مالی سال کی طاقتور نمو کی ایک وجہ بعض آئی پی پیز کی طرف سے بلند قرض گیری تھی۔ قرضوں کے چکر کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر کی وجہ سے پیدا ہونے والے مالکاری خلا کو بھرنے کے لیے یہ قرضے لیے گئے تھے۔ ان آئی پی پیز کی طرف سے قرضوں کی طلب رواں مالی سال جولائی تا ستمبر بھی طاقتور رہی، تاہم اگلے مہینوں میں یہ طلب کم ہو گئی۔ اس کی اہم وجہ، بڑھتی ہوئی مالی لاگت سے بچنے کے لیے، بعض آئی پی پیز کی طرف سے بینک قرضوں کی ادائیگی تھی۔ مارچ 09ء میں قرضوں کے چکر کے دعووں کا جزوی تصفیہ ہونے سے ان قرضوں میں مزید کمی آگئی (دیکھئے شکل 4.22)۔ نتیجتاً جاری سرمائے کے قرضوں میں مجموعی نمو تیزی سے کم ہو گئی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے معاملے میں قرضوں میں اضافہ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے اداروں میں توسیع کی وجہ سے متوقع تھا۔ نیز اس صنعت میں چند بینکوں کو مزید مالی سودوں کی توقع ہے چنانچہ اگلے مہینوں میں قرضے کی طلب مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

تعمیرات

رواں مالی سال جولائی تا مارچ تعمیراتی شعبے کو قرضے 8.6 فیصد کم ہو گئے جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں 27.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کمی کی وجہ مکانات اور انفراسٹرکچر کی تعمیر، دونوں کی سرگرمیوں کے لیے مالکاری کی کم ضروریات تھیں (دیکھئے شکل 4.23)۔ ایک سبب اکتوبر

²³ سیمنٹ سازی میں استعمال ہونے والے کوئلے اور ایندھن جیسے خام مال کی بڑی مقدار درآمد کی جاتی ہے۔ عالمی منڈی میں کوئلے اور ایندھن کے نرخ حال ہی میں گرنے سے سیمنٹ ساز اداروں کی لاگت کم ہو گئی ہے جس سے جاری سرمائے کی طلب بھی کمی حد تک کم ہو جائے گی۔
²⁴ تفصیل کے لیے دیکھئے ”پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 09ء“۔



08ء سے سریے کی قیمت میں کمی، اور سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں کا فقدان تھا۔ ان میں سے مؤخر الذکر وجہ نے زیر جائزہ عرصے میں نہ صرف اس شعبے کی بلکہ سیمنٹ، خام لوہے اور فولاد جیسی دیگر متعلقہ صنعتوں میں بھی قرضے کی طلب کو گھٹایا۔

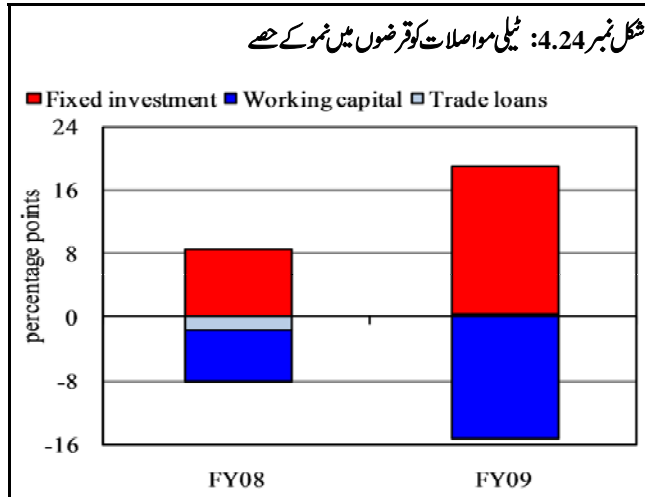
ٹیلی مواصلات

مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں ٹیلی مواصلات کے شعبے کو قرضوں میں نمو 3.7 فیصد رہی جبکہ گذشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 0.6 فیصد رہی تھی۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں نمو اگرچہ تیزی سے کم ہوئی، طویل مدتی مالکاری کی بلند طلب وہ سبب ہے جس سے اس شعبے میں نمو کی وضاحت ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.24)۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی ممکنہ طور پر بلند ٹیکسوں اور شہری منڈیوں کی سیرشدگی (saturation) کی بنا پر صارف کی کم طلب، اور اس کے باعث شعبے کی سرگرمیوں میں آنے والی سست روی ہے۔²⁵ صارف کی طلب میں کمی موبائل فون سیٹ کی، گذشتہ سال کی نسبت جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران درآمد کرنے سے بھی ظاہر ہے۔²⁶

معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب کی بنیادی وجہ بعض ٹیلی مواصلات کمپنیوں میں توسیع تھی جس کا مقصد خدمات کا دائرہ دور دراز علاقوں تک پھیلاتا اور وائرلیس انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرنا تھا۔

اب جبکہ ملک میں موبائل فون صارفین کی تعداد 8.8 ملین سے بڑھ چکی ہے اور منڈی سیرشدگی کے مرحلے پر پہنچ چکی ہے، اس شعبے میں معینہ

²⁵ مالی سال 09ء کے بجٹ میں ٹیلی مواصلات کے شعبے پر جی ایس ٹی کی شرح 15 فیصد سے بڑھ کر 16 فیصد ہوگئی، نیز ہر موبائل سیٹ پر 500 روپے کسٹم ڈیوٹی عائد کر دی گئی۔ ماخذ: پی ٹی اے۔
²⁶ رواں مالی سال جولائی تا مارچ موبائل فون کی درآمد میں 76 فیصد کی نمایاں کمی آگئی جبکہ مالی سال 08ء کے اسی عرصے میں یہ کمی 12 فیصد رہی تھی۔



سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اگلے مہینوں میں نمایاں طور پر بڑھنے کا بظاہر امکان نہیں۔²⁷ تاہم موبائل بینکاری²⁸ ٹیلی مواصلات صنعت کا ایسا پرکشش شعبہ ہو سکتا ہے جس میں وسعت کی گنجائش موجود ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ٹیلی مواصلات کمپنی نے موبائل بینکاری شروع کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔

تجارت اور کاروبار کے شعبے میں قرضوں میں نموروں مالی سال جولائی تا مارچ 3

فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال 13.7 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کی اہم وجہ تجارتی حجم گھٹنے کے سبب جاری مالکاری کی ضروریات کا کم ہونا تھا۔ آخری بات یہ کہ اسٹاک مارکیٹ کی سرگرمیوں پر پابندی اگرچہ دسمبر 08ء میں ہٹا لی گئی، تاہم اسٹاک بروکروں/ایجنٹوں کی جانب سے قرضوں کی طلب نے زور نہیں پکڑا۔ بظاہر اس کا سبب یہ ہے کہ بینک، اسٹاک مارکیٹ کی سرگرمیوں میں اضافی اکتشاف سے ہچکچا رہے ہیں۔ پس، اس مد میں قرضوں کی نموروں مالی سال جولائی تا مارچ 3.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال زیر نظر عرصے میں 11.7 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی تھی۔

4.4 امانتیں جمع کرنا²⁹

بینکوں میں امانتیں جمع کرنے کی مجموعی نمومسلسل کم رہی ہے (دیکھئے شکل 4.25)۔ بیرونی جاری حسابات پر دباؤ میں معقول کمی کے باوجود ایسا ہوا، جو کہ امانتوں کی بنیاد میں کمی کا اہم ذریعہ تھا۔³⁰

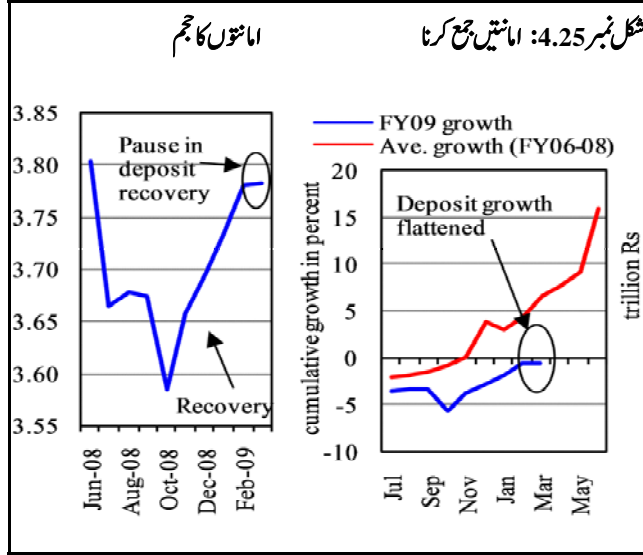
اکتوبر 08ء میں رقم نکلوانے کا جو سلسلہ زور و شور سے چلا تھا، بینکوں نے اسے بخوبی برداشت کر لیا تھا تاہم کچھ ایسی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں جن سے امانتوں میں نمورک گئی ہے، مثلاً (1) اقتصادی سرگرمیوں میں کمی جیسا کہ نجی شعبے کے قرضوں کی نمومک ہونے سے ظاہر ہے، (2) مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری کم ہونے کے بعد بینکوں میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے سیالیت کا کم ادخال، (3) قومی بچت

²⁷ تفصیل کے لیے دیکھئے پی ٹی اے کی سالانہ رپورٹ 2007-08ء۔

²⁸ موبائل بینکاری اس طریقے کو کہا جاتا ہے جس میں کسی موبائل آلے مثلاً موبائل فون کے ذریعے اپنے کھاتے کا بیلنس معلوم کیا جاسکتا ہے، کھاتے میں رقم کا لین دین اور ادائیگی وغیرہ کی جا سکتی ہے۔ موبائل بینکاری کے پہلے مرحلے میں کھاتے میں رقم کے لین دین کی سہولت دی جاتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں پیش کی جانے والی سہولتوں میں رقم کا کاغذ/پلاسٹک سے آزاد لین دین، رقم کی منتقلی، موبائل طریقے سے فروخت، بیلامیاں، اور بروکرینج وغیرہ شامل ہیں۔

²⁹ اس بحث میں بینکاری نظام کی تمام امانتوں، بشمول سرکاری امانتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

³⁰ امانتوں میں نمومیں، زرمبادلہ کی صورت میں بھیجی گئی کارکنوں کی ترسیلات بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ رواں مالی سال جولائی تا مارچ ان ترسیلات میں 19.7 فیصد اضافہ ہوا۔



اسکیموں کی طرف سے مسابقت کا بڑھنا، (دیکھئے جدول 4.9) اور امانتوں پر بہ وزن اوسط منافع میں کمی۔ چنانچہ رواں مالی سال جولائی تا مارچ بینکوں کی مجموعی امانتوں میں 0.6 فیصد کمی دیکھی گئی۔

تاہم مارچ 09ء کے دوران امانتوں میں ہونے والی نمو میں کمی کی توجیہ احتیاط کا تقاضہ کرتی ہے۔ اس مہینے چند کارپوریشن کی جانب سے درآمدات کی ادائیگی کرنے کے لیے بینکوں کی سرکاری امانتوں سے اور غیر ملکی کرنسی امانتوں سے رقوم (خالص) نکلوائی گئیں، چنانچہ مارچ کے دوران نجی اور کاروباری امانتوں میں ہونے والے اضافے کے اثرات زائل ہو گئے۔

امانتوں کی نمو میں کمی نے تقریباً تمام بینکوں کو متاثر کیا۔ پانچ بڑے بینکوں³¹ کی امانتوں میں سال بسال نمو (امانتی بنیاد کے لحاظ سے) جون 08ء میں 16.4 فیصد تھی جو مارچ 09ء میں 8.2 فیصد ہو گئی۔

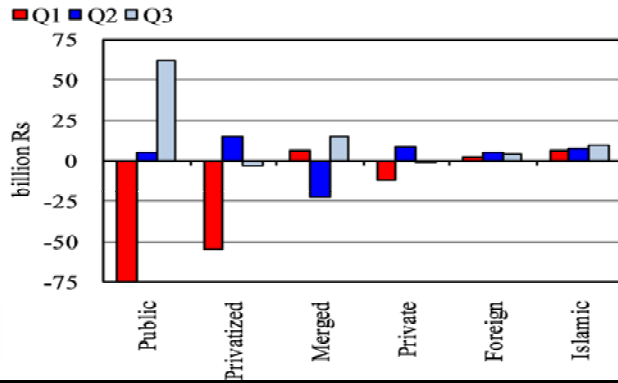
گروپ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری اور نجی دونوں طرح کے بینکوں میں امانتیں جون 08ء والی سطح اب تک حاصل نہیں کر پائی ہیں، بالخصوص نجی بینکوں کی امانتی بنیاد میں نسبتاً زیادہ کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 4.10)۔ مالی سال کی

جدول 4.9: امانتوں کی نمو کا اثر کرنے والے عوامل		
فیصد		
جولائی تا مارچ		
میں 09ء	میں 08ء	
-2.1	10.4	زر بنیاد
3.4	13.9	نئی شعبے کے قرضہ جات
17.2	7.1	قومی بچت اسکیموں کے تحت وصولیاں

جدول 4.10: زمروں کے لحاظ سے بینک امانتوں میں نمو (جولائی تا مارچ)				
میں 09ء میں تبدیلی		میں 08ء میں تبدیلی		
مطلق تبدیلی ارب روپے میں	نومیں فیصد حصہ	مطلق تبدیلی ارب روپے میں	نومیں فیصد حصہ	
-0.17	-6.6	0.66	22.0	سرکاری بینک
-1.14	-43.3	2.04	68.1	بچکاری شدہ بینک
-0.05	-1.7	0.95	31.8	ضم شدہ بینک ¹
-0.08	-3.2	0.29	9.7	نجی بینک
0.32	12.3	0.51	16.9	غیر ملکی بینک
0.63	23.8	0.92	30.7	اسلامی بینک
-0.57	-21.5	5.36	179.1	تمام بینک
¹ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ضم شدہ بینک شامل ہیں				
نوٹ: تمام بینکوں میں خصوصی بینک شامل ہیں۔				

³¹ بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں ان بینکوں کا حصہ 51.8 فیصد ہے۔

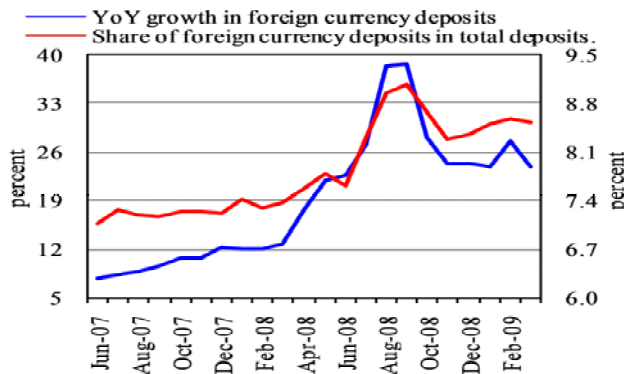
شکل نمبر 4.26: م س 09ء کے دوران امانتیں جمع ہونے کی سہ ماہی صورتحال



تیسری سہ ماہی کے دوران سرکاری بینکوں کی بازیافت کا عمل قابل لحاظ رہا (دیکھئے شکل 4.26)۔

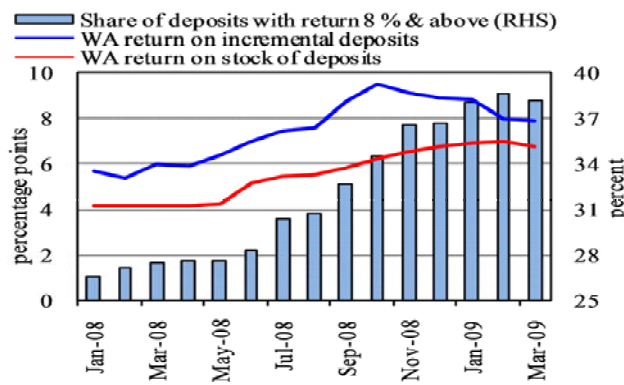
اسلامی بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کی کارکردگی خاصی عمدہ رہی اور جون 08ء کے مقابلے میں ان کی امانتی بنیاد میں خالص اضافہ ہوا، تاہم امانتی نمو گزشتہ سال کے مقابلے میں اب بھی کم ہے۔

شکل نمبر 4.27: غیر ملکی کرنسی امانتوں میں رجحانات

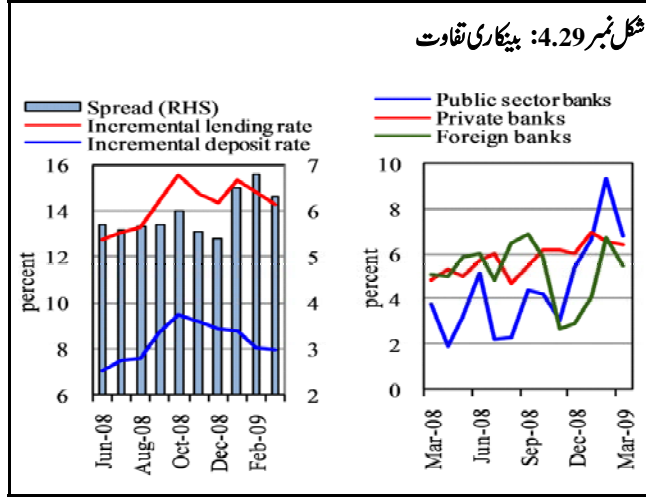


مجموعی امانتوں میں غیر ملکی کرنسی امانتوں کا حصہ اکتوبر 08ء کے بعد سے بتدریج بڑھ رہا ہے اور اپنی بلند ترین سطح پر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان امانتوں کی سال بسال نمو مارچ 09ء میں گر گئی (دیکھئے شکل 4.27)۔ مارچ 09ء کے دوران بینکوں سے 86 ملین ڈالر کی خالص رقم ڈالر اور یورو والی غیر ملکی کرنسی امانتوں سے نکلائی گئیں۔

شکل نمبر 4.28: امانتوں پر منافع



مجموعی امانتی نمو میں کمی کی وجہ امانتوں پر اوسط منافع میں کمی ہے۔ بالخصوص امانتوں پر زیادہ سے زیادہ بہ وزن اوسط منافع اکتوبر 08ء کی 9.5 فیصد جیسی بلند سطح سے گر کر مارچ 09ء میں 8 فیصد تک آ گیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھیں: (1) سیالیت میں اسٹیٹ بینک کے تعاون کا منحرف (perverse) اثر، اور (2) منڈی کی یہ توقعات کہ شرح سود بلند ترین سطح تک پہنچ چکی۔ اول الذکر صورت میں، ملکی بینکاری



نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اکتوبر 08ء میں اور اس کے بعد اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت میں زبردست تعاون سے بینکوں نے غالباً یہ اثر لیا کہ انہیں اپنی امانتوں میں اضافے کی ضرورت نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نئی شعبے کے قرضے میں نمونہ ہو گئی۔ چنانچہ مجموعی امانتوں میں بلند یافتہ والی امانتوں کا حصہ بھی حالیہ مہینوں میں کم ہوا ہے تو یہ حیران کن نہیں ہے (دیکھئے شکل 4.28)۔

امانتی شرحوں کی حالیہ تخفیف کے باوجود مارچ 09ء میں بینکاری تفاوت میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کی وجہ شرح سود میں ہونے والی نسبتاً بڑی کمی ہے (دیکھئے شکل 4.29)۔ اس سے قطع نظر، بینکاری تفاوت جون 08ء کے مقابلے میں 60 بی پی ایس بڑھ گیا ہے، اور اس میں بڑا حصہ سرکاری بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کا ہے۔